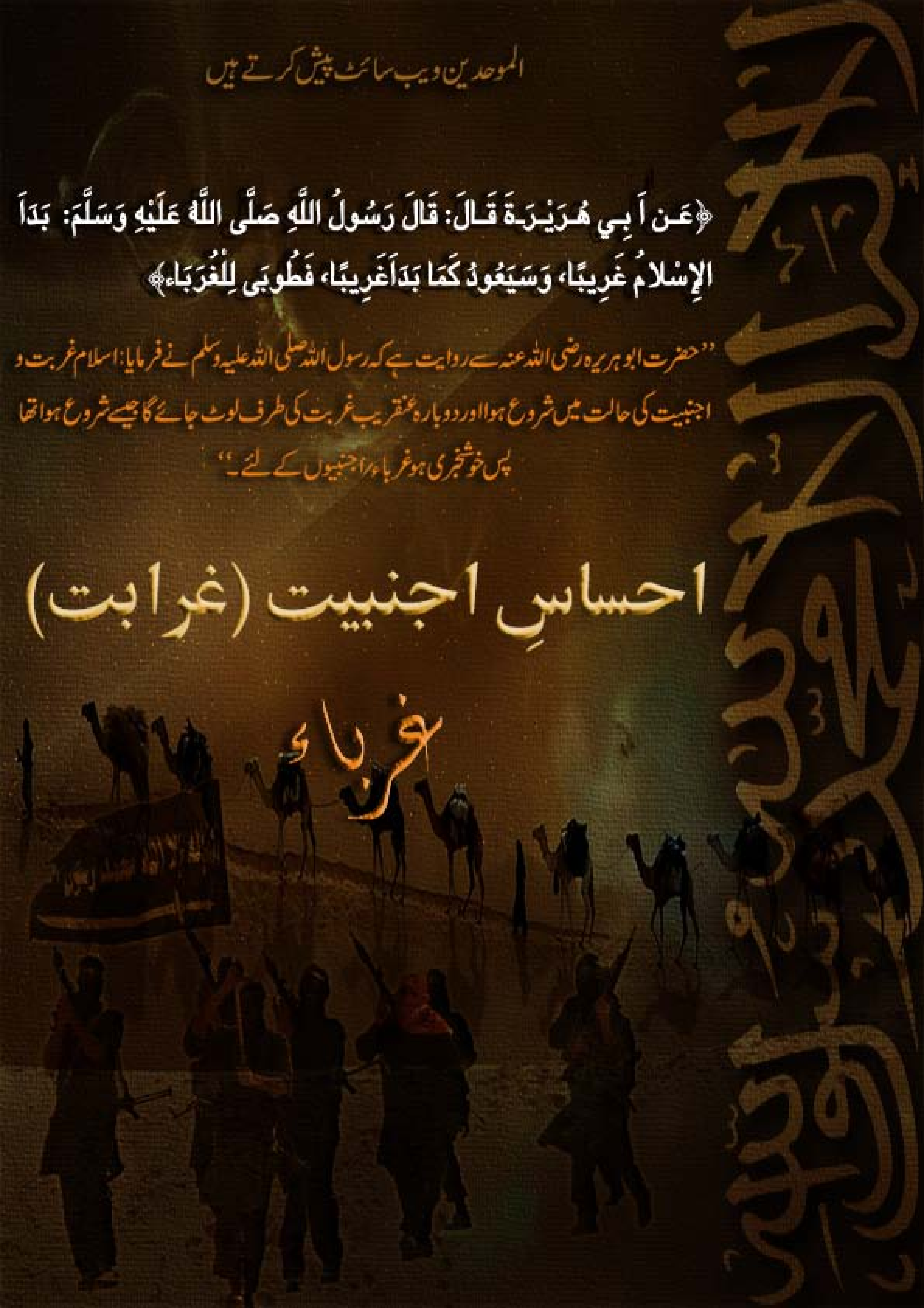

الموحدین ویب سائٹ پیش کرتے ہیں
﴿عَن اَبِي هُرَيرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: بَدَأَ الإِسلَامُ غَرِيبًا، وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا، فَطُوبَى لِلغُرَبَاءِ﴾
"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام غربت و اجنبیت کی حالت میں شروع ہوا اور دوبارہ عنقریب غربت کی طرف لوٹ جائے گا جیسے شروع ہوا تھا پس خوشخبری ہو غرباء/اجنبیوں کے لئے۔"
احساسِ اجنبیت (غرابت)
غرباء

الموحدین ویب سائٹ پیش کرتے ہیں:

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَدَاَ الاسْلامُ غَرِيبًا، وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَاَ غَرِيبًا، فَطُوبَى لِلْغُرَبَائ

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام غربت واجنبیت کی حالت میں شروع ہوا اور دوبارہ عنقریب غربت کی طرف لوٹ جائے گا جیسے شروع ہوا تھا پس خوشخبری ہو غرباء/اجنبیوں کے لئے۔“

احساسِ اجنبیت (غرابت)

غرباء

اخوانکم فی الاسلام:

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

Website : http://www.muwahhideen.tk

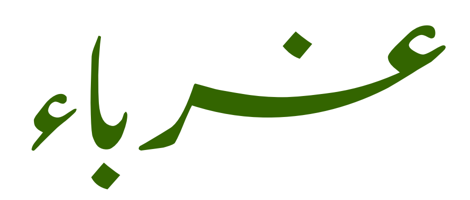
Email: info@muwahhideen.tk



انتساب

اس کتاب کاانتساب ہراُن غرباء کے نام ہے جنہوں نے محض اللہ کی رضاء کے لیے کفر سے ہجرت کی۔ان مجاھدین کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نام ہے جو کہ غرباءہیں اور طاغوتوں کے حلق کا کانٹا بن گئے ۔ان مجاھدین کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نام ہے جو عصر حاضر کے فرعون طاغوت اکبر امریکہ اور اس کے صلیبی اتحادیوں اور مسلمانوں کی گردنوں پر سوار ہونے والے ظالم وجابر طاغوتوں سے جہاد میں مصروف ہیں اور اپنے پاک خون سے چمن اسلام کی آبیاری کرر ہے ہیں ۔اور صلیبیوں کے ناپاک وجود سے اللہ کی زمین کو پاک کرر ہے ہیں۔ ہر اس عالم ربانی کے نام ہے جو حق کو طاغوتوں کے سامنے بیان کرتا ہے۔اور حق کی حمایت کرتا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم



http://islamqa.com/en/ref/45855/

اسلام کی ابتداء غریب/اجنبی کی سی ہوئی



اس حدیث کا کیا مطلب ہے: ''اسلام کی ابتداء غریب/اجنبی کی سی ہوئی اور عنقریب اسلام پہلی حالت میں لوٹ آئے گا۔''؟

جواب

الحمد للہ۔

اس حدیث کو مسلم (۱۴۵) نے بیان کیا ہے۔

[عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَدَأَ الإِسْلاَمُ غَرِيبًا، وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام غربت واجنبیت کی حالت میں شروع ہوا اور دوبارہ عنقریب غربت کی طرف لوٹ جائے گا جیسے شروع ہوا تھا پس خوشخبری ہو غرباء/اجنبیوں کے لئے۔''

ابن ماجہ کے حاشیے میں السندی فرماتے ہیں:

''غَرِیبًا'(غریب/اجنبی)یعنی اپنے(اصل)پیروکاروں کی کم تعداد کی وجہ سے اور لفظ 'غریب' کے اصل معنی وطن سے دور(اجنبی)کے ہیں۔

'وَسَیَعُودُ کَمَا بَدَاَ غَرِیبًا' سے مراد ان لوگوں کی قلیل تعداد ہے جو اس پر حقیقتاً قائم(کاربند)رہیں گے اور اس پر متعین رہیں گے جبکہ اس کے (سطحی)ماننے والے تو بہت ہوں گے۔

'فَطُوبَیٰ لِلْغُرَبَائِ'(پس خوشخبری ہو غرباء/اجنبیوں کے لئے)جو اس کے حکم پر قائم رہیں گے۔اور 'طُوبَیٰ' کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ یہ جنت اور اس میں ایک عظیم درخت کا نام ہے۔اور اس میں انتباہ ہے کہ اسلام کی مناصرت کرنا اور اس کے حکم پر قائم رہنا اس امر کا متقاضی(ہو سکتا)ہے کہ اپنے وطنوں کو چھوڑا جائے اور اجنبیت کی مشکلات پر صبر کیا جائے' جیسا کہ اس معاملے کی شروعات میں ہوا تھا۔''

اور صحیح مسلم کی شرح میں نووی نے قاضی عیاض کو نقل کیا ہے کہ اس حدیث کا مطلب بیان کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا:

''پہلے اسلام شروع ہوا چند معدودلوگوں سے؛ پھر یہ پھیل گیا اور ظاہر ہو گیا' پھر اس پر نقص اور خلل طاری ہو جائے گا' یہاں تک کہ پھر یہ چند معدودلوگوں تک محدود رہ جائے گا جس طرح کہ یہ شروع ہوا تھا۔''

اور اللجنۃ الدائمۃ کے فتاویٰ میں بیان ہے(۲/۱۷۰):

''اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی شروعات ایک غریب/اجنبی کی سی ہوئی' کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے (ابتداء میں)لوگوں کو اس کی طرف دعوت دی تو اس دعوت کے جواب میں صرف اِکّا دُکّا لوگوں کے سوا کسی نے بھی مثبت جواب نہ دیا' تو اس وقت یہ اپنے(چند)لوگوں کے اجنبی پن کی وجہ سے اجنبی تھا(مترجم: یہ قلیل تعداد افراد محض عقیدے اور عمل کے فرق کی وجہ سے اپنوں سے بیگانے اور اجنبی بن گئے تھے)؛ان(اہلِ اسلام)کی تعداد کی قلت اور کمزوری اور ساتھ ہی ساتھ اُن کے دشمنوں کی کثرت اور مسلمانوں کے خلاف ان(دشمنوں)کی قوت اور ظلم اور تسلط کی وجہ سے' یہاں تک کہ حبشہ ہجرت کرنے والے وہاں ہجرت کر گئے تا کہ اپنے دین کو فتنوں سے اور اپنے آپ کو اذیتوں اور زیادتیوں اور ظلم واستبداد سے بچا سکیں' اور حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذیتوں کی انتہاء برداشت کرتے رہنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم پر مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے' اس امید کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ان کو ایسے افراد فراہم کر دیں گے جو دعوت و تبلیغ میں ان کی مدد کریں گے اور اسلام کو نصرت دلانے میں ان کے شانہ بشانہ

کھڑے ہوں گے' پس اللہ تعالیٰ نے ان کی امید کو پورا کیااور اپنے سپاہی کو اعزاز بخشااور اور اپنے بندے کو کامرانی عطا فرمائی اور اسلام کی ریاست قائم ہو گئی اور اسلام اللہ تعالیٰ کی مدد سے زمین میں چہار سو پھیل گیااور اس پاک ذات نے کلمۂ کفر کو کمتر کر دیااور کلمۃاللہ کو برتر کر دیااور اللہ عزیز و حکیم ہے اور عزت اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسول اور مؤمنین کے لئے ہے' اور یہ معاملہ ایک طویل عرصے تک اسی طرح جاری رہا' پھر (اس کے بعد) تفریق اور وہن (کی بیماریوں) کی ابتداء ہوئی اور مسلمانوں میں کمزوری اور ناکامی بتدریج بڑھنے لگی یہاں تک کہ اسلام ویسے ہی غریب/اجنبی ہو گیا (ہے) جیسے شروع ہوا تھا' لیکن ایسااُن (اہلِ اسلام) کی قلتِ تعداد کی وجہ سے نہیں ہوا کیونکہ اس وقت وہ کثرت سے تھے' بلکہ ایساان کے دین سے دوری (عدم وابستگی) اور اپنے رب کی کتاب کو مضبوطی سے نہ تھامے رہنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت سے روگردانی کی وجہ سے ہوا' اِلّا ما شاء اللہ' پس ان کا اپنے آپ میں مگن ہو جانااور دنیا کی طرف مائل ہو جانااس بات کا سبب بنااور پھر وہ بھی (دنیاداری میں) آپس میں اس طرح مقابلے کرنے لگے جیسے ان سے پہلے گذرنے والوں نے کیااور وہ بھی اس (دنیا) کے مال و جائیداد کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے لڑنے لگے' تو دشمنانِ اسلام کو ان میں دراندازی کرنے کے راستے مل گئے اور وہ اِن (اہلِ اسلام) کے علاقوں اور جانوں پر پنجہ کشی کرنے لگے پس انہوں نے اپنا استعمار (نو آبادیاتی نظام) قائم کر دیااور اس (اسلام) کے لوگوں کی تذلیل کی اور انہیں بدترین اذیتوں سے دوچار کیا' یہ ہے اسلام کی غربت/اجنبیت جس کی طرف یہ لوٹ آیا' کہ جس (غربت/اجنبیت) کے ساتھ یہ شروع ہوا تھا۔

اور علماء کی ایک جماعت کی رائے میں۔ جن میں شیخ محمد رشید رضا بھی ہیں۔اس حدیث میں اسلام کی دوسری غربت کے بعداِس کی نصرت کی بشارت ہے اور اس کے لئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے تشبیہ اخذ کرتے ہیں: "اور دوبارہ عنقریب غربت کی طرف لوٹ جائے گا جیسے شروع ہوا تھا" سو جس طرح پہلی غربت/اجنبیت کے بعد مسلمانوں کے لئے سربلندی اور اسلام کا پھیلاؤ ہوا تو اسی طرح دوسری غربت/اجنبیت (کے دور) کے بعد بھی اس کی نصرت اور پھیلاؤ ہو گا۔

اور یہ رائے زیادہ قابلِ اعتبار ہے' اور اس کی تائید مہدی کے ظہور اور آخر زمانے میں نزولِ عیسیٰ علیہ السلام اور اسلام کے ہر سو پھیلنے اور مسلمانوں کی سربلندی اور طاقتوری اور کفر اور کافرین کی شکست سے متعلق احادیث سے بھی ہوتی ہے۔

اور تمام طاقت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلامتی نازل ہو ہمارے نبی محمد اور ان کے آل و اصحاب پر۔''

الاسلام سوال وجواب

❀❀❀



احساسِ اجنبیت (غرابت)

(www.islaam.net سے ماخوذ ام محمد کے مضمون کا اردو ترجمہ، کچھ اضافوں کے ساتھ)

﴿ فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴾ (غافر ۴۰:۴)

"پس ان لوگوں کا شہروں میں چلنا پھرنا آپ کو دھوکے میں نہ ڈالے"

(وہ کام جو اللہ کے خوف کے تابع مرتب اور منضبط نہ کئے گئے ہوں، ہو سکتا ہے بظاہر بہت خوشنما معلوم ہوں مگر در حقیقت وہ اس دنیا اور آخرت میں برکت سے محرومی کا باعث بنتے ہیں۔)

ایمان کی اصولی بنیادوں اور زندگی کی حقیقتوں میں سے ایک یہ ہے: اللہ کے سیدھے راستے (الصّراط المستقیم) کے سچّے پیروکار ایک قلیل تعداد میں ہوتے ہیں جو معاشرے میں اجنبیوں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے: بنی نوع انسان کی اکثریت کی اس راستے سے گمراہی اور اس دنیا سے ان کا حد درجہ لگاؤ۔

قرآن دنیا میں نفوس کی اکثریت کے متعلق یوں وضاحت کرتا ہے:

﴿وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (یوسف ۲۱:۱۲، غافر ۵۷:۴۰) کے آخر میں بھی بعینہٖ یہی الفاظ ہیں۔ مترجم

"لیکن اکثر لوگ بے علم ہوتے ہیں"

﴿ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ﴾ (العنکبوت: ۲۹/۶۳)

"بلکہ ان میں سے اکثر بے عقل ہیں"

﴿وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (غافر ۵۷:۴۰)

"لیکن بہت سے لوگ ایمان نہیں لاتے"

﴿اِنۡ هُمۡ اِلَّا کَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ هُمۡ اَضَلُّ سَبِيۡلًا﴾ (الفرقان ۲۵:۴۴)

"وہ تو نرے چوپایوں جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے"

اجنبیت / غرابت کا درجہ ہر دور، جگہ اور انسانوں کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے کیونکہ مسلمان اس کرہ ارض کے تمام باسیوں میں ایک اقلیت کی طرح ہیں اور مؤمن مسلمانوں کے اندر بھی ایک اقلیت کی مانند ہیں۔ اور پھر مؤمنوں کے درمیان بھی اہلِ علم اور بھی کم تعداد میں ہیں اور جو رسول اللہ ﷺ کی سنت کا دفاع کرنے والے ہیں وہ سب سے ہی قلیل ترین تعداد میں ہیں۔ اسی کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تمام امتوں میں میری امت اتنی ہی تعداد میں ہوگی جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں۔" (بخاری)

(صحیح بخاری: کتاب الرقاق: حشر کی کیفیت کے بیان میں۔ مکمل حدیث یوں ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو پکارا جائے گا۔ پھر ان کی نسل ان کو دیکھے گی تو کہا جائے گا کہ یہ تمہارے بزرگ دادا آدم ہیں۔ (پکارنے پر) وہ کہیں گے کہ لبیک وسعدیک۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اپنی نسل میں سے دوزخ کا حصہ نکال لو۔ آدم علیہ السلام عرض کریں گے اے پروردگار! کتنوں کو نکالوں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا فی صد (ننانوے فیصد دوزخی ایک جنتی)۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یارسول اللہ! جب ہم میں سو میں ننانوے نکال دیئے جائیں تو پھر باقی کیا رہ جائیں گے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام امتوں میں میری امت اتنی ہی تعداد میں ہوگی جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں۔

تشریح: اس لئے اگر ننانوے فیصدی بھی دوزخ میں جائیں تو تم کو فکر نہ کرنا چاہئے ایک فیصد آدم علیہ السلام کی اولاد میں سارے سچے مسلمان آجائیں گے۔ بلکہ دوسری امتوں کے موحد اشخاص بھی ہوں گے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دوزخ کی مردم شماری جنت کی مردم شماری سے کہیں زیادہ ہوگی۔

دوسری حدیث یوں ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمہ میں تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی ہو کہ اہل جنت کا ایک چوتھائی رہو؟ ہم نے کہا کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی ہو کہ اہل جنت کا تم ایک تہائی رہو؟ ہم نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی ہو کہ اہل جنت کا تم نصف رہو؟ ہم نے کہا جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان

ہے، مجھے امید ہے کہ تم لوگ (امت مسلمہ) اہل جنت کا آدھا ہو گے اور ایسا اس لئے ہو گا کہ جنت میں فرمانبردار نفس کے علاوہ اور کوئی داخل نہ ہو گا اور تم لوگ شرک کرنے والوں کے درمیان (تعداد میں) اس طرح ہو گے جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں یا جیسے سرخ کے جسم پر ایک سیاہ بال ہو۔

تشریح: دوسری روایت میں یوں ہے جیسے سفید بیل میں ایک بال کالا ہو۔ مقصود یہ ہے کہ دنیا میں مشرکوں اور فاسقوں کی تعداد بہت زیادہ ہی رہی ہے اور اللہ کے موحد و مؤمن بندے ان مشرکوں اور کافروں سے ہمیشہ کم ہی رہے ہیں تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ قرآن مجید میں صاف مذکور ہے وقلیل من عبادی الشکور (میرے شکر گزار بندے تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔ سبا: ۳۴:۱۳) ۔ عام طور پر یہی حال ہے اور مسلمانوں میں توحید و سنت والوں کی تعداد بھی ہمیشہ تھوڑی ہی چلی آ رہی ہے جو لوگ آج کل اہل سنت والجماعت کہلانے والے ہیں ان کی تعداد عرسوں اور تعزیوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔ مشرکین و مبتدعین بکثرت ملیں گے۔ اہل توحید، پابند شریعت، فدائے سنت بالکل اقل قلیل ہیں۔ اللہ پاس ہم کو توحید و سنت کا عامل اور اسلام کا سچا تابع فرمان بنائے۔ آمین۔ تحقیق و اضافہ : مترجم)

اگرچہ کہ ان (غرباء/اجنبیوں) کو خلوت میں سکون محسوس ہوتا ہو اور ایسے لوگوں سے میل جول میں تنہائی کا احساس ہوتا ہو جو محض دنیاداری اور سماجی تعلقات میں دلچسپی رکھتے ہیں پھر بھی یہ بندے اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرتے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا:

''وہ مومن جو لوگوں کے ساتھ میل جول رکھتا ہے اور اس کے نتیجے میں ملنے والی تکلیف و اذیت پر صبر کرتا ہے، وہ اس سے بہتر ہے کہ جو نہ لوگوں سے میل ملاپ رکھتا ہے، اور نہ ان کی طرف سے ملنے والی تکالیف پر صبر کرتا ہے۔'' (احمد اور ترمذی میں صحیح)

اور اللہ تعالی انہیں یاد دہانی کراتے ہیں:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ (الحجرات: ۴۹:۱۰)

''(یاد رکھو) سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں''

تو پھر کوئی اپنے اُن بھائیوں سے کس طرح کنارہ کش ہو کر رہ سکتا ہے جن کی اسے پرواہ ہو اور جن کے لئے وہ ذمہ داریوں میں شریک ہو!

تاہم٬اللہ کی موجودگی کا ہمہ وقت شعور رکھنی والی یہ ارواح شاذونادر ہی کہیں اور صحبت اور دوستی کی متلاشی ہوتی ہی کہ وہ جانتی ہیں کہ صرف وہ(اللہ) ہی اُن کی پریشانیوں کو سمجھ سکتا ہے٬ اُن کی کوششوں کی (کماحقّہ) قدر کرتا ہے اور اُن کے غموں کا ازالہ کر سکتا ہے؛اور یہ جانتے ہوئے کہ لوگ چاہے کچھ بھی سوچیں٬ اللہ تعالیٰ ہر اس چیز کا شمار کرتا ہے اور اس کا اجر دیتا ہے جو اوروں کی نظروں سے اوجھل ہوتی ہے.نیت کا اخلاص٬ عمل میں ایمانداری٬اور تکلیف کو صبر کے ساتھ (خاموشی سے) دل میں برداشت کرنا۔ پس اللہ کے یہ بندے ہر اس چیز سے بچنے کے بارے میں بات محتاط ہوتے ہیں جو مشکوک ہو یا ممکنہ طور پر حرام کی جانب لے جانے والی ہو اور ہر اس چیز سے غیر جانبدار (لاتعلق) رہتے ہیں جس کا آخرت میں کوئی فائدہ نہ ہو۔وہ دوسروں سے معاملات کرتے ہوئے اللہ سے ڈرتے ہیں اور بالخصوص جب وہ اُن کے اپنے دل کے نازک معاملات ہوں۔وہ توحید پر کسی قسم کا سمجھوتہ کرنے پر تیار نہیں ہوتے اور جہاد کے مواقع کے متلاشی ہوتے ہیں۔ وہ سنت پر سختی سے جمے رہتے ہیں جس وقت لوگ اسے ترک کر دیتے ہیں اور وہ دین میں بدعتوں (نئی اختراعات) سے دور رہتے ہیں جس وقت لوگ ان بدعتوں کو پسند کرتے ہیں۔وہ اپنے گناہوں کی سنگینی کا شعور رکھتے ہیں اور اپنے رب سے مغفرت کی طلب میں کوشاں رہتے ہیں۔یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کی تعریف رسول اللہ ﷺ نے بیان کی جب انہوں نے فرمایا:

"اسلام غربت/اجنبیت کی حالت میں شروع ہوا اور دوبارہ عنقریب غربت/اجنبیت کی طرف لوٹ جائے گا جیسے شروع ہوا تھا پس خوشخبری ہو غرباء/اجنبیوں کے لئے۔" (مسلم اور احمد)

تاہم٬انسانی ارواح سماجی مخلوقات کے طور پر تخلیق کی گئیں تھیں اور ان میں تعلق داری سے سرور وانبساط اور تنہائی کے اوقات میں اکیلے پن کے احساس کے فطری جذبات پائے جاتے ہیں۔اس لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان لوگوں کو٬جو اس کے راستے پر ثابت قدم ہوتے ہیں٬ یقین دہانی کراتے ہیں کہ اپنے زمانے کی نت نئی چیزوں سے وقتی اجنبیت کے باوجود وہ بنی نوع انسان کی بہترین جماعت سے تعلق رکھتے ہیں.جو کہ انبیاء٬صدیقین٬ شہداء اور صالحین کی جماعت ہے۔

﴿وَ مَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓـئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيۡقِيۡنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيۡنَ ‌ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓـئِكَ رَفِيۡقًا﴾ (النساء:٦٩:٤)

"اور جو بھی اللہ تعالیٰ کی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرے، وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا، جیسے نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ، یہ بہترین رفیق ہیں"

یہی وجہ ہے کہ یہ دعا مانگی جاتی ہے:

﴿اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ﴾ (نبی ﷺ کی تعلیم کردہ دعائے قنوت میں سے ابتدائی الفاظ 'نسائی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے)

"اے اللہ! ہدایت دے مجھے ان لوگوں میں جن کو تو نے ہدایت دی"

اپنے رفقاء کی یاد انسان کے دل سے اداسی کے جذبات کا ازالہ کر دیتی ہے۔ اگرچہ کہ (اللہ کے) بندے کی تمام زندگی میں یہ شاید تھوڑے سے ہی ہوں لیکن وہ بہرحال' یقیناً' آخرت میں ایک عمدہ استقبال کی توقع رکھتا ہے۔ ابن قیّم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"جب بھی آپ تنہائی کی وجہ سے اکیلا پن محسوس کریں تو اپنے ان رفقاء کو یاد کریں جو آپ سے پہلے ہو گذرے اور ان کے ساتھ شامل ہونے کے لئے مشتاق و آرزومند رہیں اور دوسروں کے متعلق فکرمند نہ ہوں کیونکہ وہ ہرگز اللہ کے حضور آپ کے کسی کام نہیں آئیں گے۔ اور اگر وہ آپ کے سفر کے دوران آپ کو پکاریں (روکیں) تو ان کی طرف متوجہ مت ہوں کیونکہ جب بھی آپ ان کو توجہ دیں گے تو وہ آپ کو کسی اور راہ پر لے جائیں گے۔"

بعض علمائے سلف نصیحت کرتے تھے:

"سچ کے راستے پر مصمم رہو اور اکیلے پن کی وجہ سے مغلوب مت ہو (شکست مت کھاؤ) کہ چند لوگ اس راہ پر چلتے ہیں؛ اور باطل کے راستے سے خبردار رہو اور ان لوگوں کی اکثریت کی وجہ سے دھوکہ مت کھاؤ جو اس پر چلتے ہوئے تباہی کی جانب رواں دواں ہوتے ہیں۔"

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے الفاظ میں:

﴿ قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَ الطَّیِّبُ وَ لَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِیْثِ﴾ (المائدہ۵:۱۰۰)

"آپ فرمادیجئے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں گو آپ کو ناپاک کی کثرت بھلی لگتی ہو"

﴿ وَ اِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ یُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ﴾ (الانعام ۶:۱۱۶)

"اور دنیا میں زیادہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر آپ ان کا کہنا ماننے لگیں تو آپ کو اللہ کی راہ سے بے راہ کر دیں محض بے اصل خیالات پر چلتے ہیں اور بالکل قیاسی باتیں کرتے ہیں"

اور (معاملے کی) ایک دوسری صورت یہ بھی ہے کہ ایک مؤمن بہر حال اُن تمام مخلوقات کا رفیق کار ہوتا ہے جو کائنات میں ہر سو پھیلی دن رات اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمد و ثنا میں مصروف ہوتی ہیں اور 'لہٰذا' وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات کے اکثریتی گروہ کی صف میں شامل ہوتا ہے۔

﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ﴾ (الحشر ۵۹:۱/ الصّف ۶۱:۱)

"آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے"

﴿يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ﴾ (الجمعة ۶۲:۱ / التّغابن ۶۴: ۱)

"آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے"

کیونکہ جنات و انس کے اس گروہ کے علاوہ جو اللہ کی عبادت کرتا ہے 'حیوانات اور نباتات بھی اللہ کی عبادت اور حمد و ثنا بیان کرتے رہتے ہیں۔ آسمانوں پر تمام فرشتے اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ بظاہر بے جان نظر آنے والے اجسام بھی اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ توانائی اور مادے کی ہر شکل اللہ کی عبادت گذار ہے؛ طبیعات کے اُن قوانین کے تحت رہتے ہوئے جو اللہ نے مخلوقات کے لئے وضع کئے ہیں اور اپنے اپنے انداز میں اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہوئے (وہ محوِ عبادت ہیں)۔

﴿تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَ اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ﴾ (الاسراء ۱۷:۴۴)

"ساتوں آسمان اور زمین اور جو بھی ان میں ہے اسی کی تسبیح کر رہے ہیں' ایسی کوئی چیز نہیں جو اسے پاکیزگی اور تعریف کے ساتھ یاد نہ کرتی ہو' ہاں یہ صحیح ہے کہ تم اس کی تسبیح سمجھ نہیں سکتے"

اور آخری بات' مذکورہ بالا تمام باتوں کے علاوہ' یہ ہے کہ خود اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے نیک بندے کے ساتھ ہوتے ہیں:

﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ﴾ (النّحل ۱۶:۱۲۸)

"یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں اور نیک کاروں کے ساتھ ہے"

اور وہ اس کی کوششوں کی اعانت اور اس کی حوصلہ افزائی فرماتے ہیں:

﴿وَ لَا تَهِنُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (آل عمران ۳:۱۳۹)

''تم نہ سستی کرو اور نہ غمگیں ہو تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایماندار ہو''

پس جب شیطان اس کو تنہائی اور مایوسی کا شکار کرنے کی کوشش کرے گا؛ اس کی چال اس حقیقت کی بنیاد پر اکارت اور ناکام رہے گی کہ مؤمن اللہ کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے میں ساری کائنات کے ساتھ ہم آہنگی میں ہے' جبکہ وہ جو بے کار طور پر اللہ کی مخالفت کرنے کی کوشش کرتے ہیں محض ایک اقلیت ہیں جو بے شک مغلوب ہو گی۔

اگر صراط مستقیم پر ثابت قدمی سے چلنے والا اپنے آپ کو اس دنیا میں اجنبی محسوس کرتا ہے تو' در حقیقت' سبھی انسان اس طرح ہی ہیں۔ وہ اس دنیا کے لئے بنائے ہی نہیں گئے تھے بلکہ وہ تو محض آخری منزل کی جانب جانے والے راستے کے مسافر ہیں۔ سو جو بھی ہلکے سامان کے ساتھ سفر کرے گا' اپنا رختِ سفر اپنے سے پہلے آگے روانہ کر دے گا' تو وہ اپنے بوجھ سے فراغت حاصل کر لے گا اور منزل پر پہنچ کر اپنے گھر کو پہلے سے تیار پائے گا۔



غرباء (اجنبی)

(عربی نظم مع اردو ترجمہ)

ليس الغريب هو الذی فارق الديار

اجنبی وہ نہیں جو اپنے وطن سے دور ہو

ولکن الغريب هو الذی يجد والناس من حوله يلعبون

بلکہ اجنبی وہ ہے جو اُس وقت جدوجہد کر رہا ہوتا ہے جبکہ اس کے ارد گرد لوگ مشغلوں میں لگے ہوتے ہیں

ويسحو والناس من حوله ينامون

اور وہ بیدار ہوتا ہے جبکہ اس کے ارد گرد لوگ سو رہے ہوتے ہیں

ويسلك درب الخير والناس فی ضلالهم يتخبطون

اور وہ خیر کی راہ پر گامزن ہوتا ہے جبکہ لوگ اپنی گمراہی میں بھٹک رہے ہوتے ہیں

وصدق الشاعر اذ يقول

اور شاعر نے سچ کہا جب اس نے کہا:

قال لی صاحب

مجھ سے ایک شخص نے کہا

اراك غريبا

میں تمہیں اجنبی دیکھتا ہوں

بین هذا الانام دون خلیلِ

لوگوں کے درمیان کسی دوست کے بغیر

قلت کلا

میں نے کہا ہر گز نہیں

بل الانام غریب لی

بلکہ میرے لئے تو لوگ اجنبی ہیں

و انا فی عالمی و هذه سبیلی

اور میں اپنی دنیا میں ہوں اور یہ میرا راستہ ہے

هذا هو الغریب

یہ ہے اجنبی

غریب عند العابثین

بے کار (غیر سنجیدہ) لوگوں کی نظر میں اجنبی

ولكنه عند ربه في مقام كريم

لیکن اپنے رب کے نزدیک ایک باعزت مرتبے پر فائز



غرباء غرباء غرباء غرباء

اجنبی اجنبی اجنبی اجنبی

غرباء غرباء غرباء غرباء

اجنبی اجنبی اجنبی اجنبی

غربائ ولغیر الله لا نحنی الجباة

اجنبی ہیں اور اللہ کے سوا کسی کے سامنے اپنی پیشانی نہیں جھکاتے

غربائ وارتضیناها شعارا للحیاة

اجنبی ہیں اور اسی (اجنبیت) کو زندگی کا شعار بنا کر اس پر راضی ہیں

غربائ ولغیر الله لا نحنی الجباة

اجنبی ہیں اور اللہ کے سوا کسی کے سامنے اپنی پیشانی نہیں جھکاتے

غربائ وارتضیناها شعارا للحیاة

اجنبی ہیں اور اسی (اجنبیت) کو زندگی کا شعار بنا کر اس پر راضی ہیں

ان تسأل عنّا فنّا لا نبال بالطغاة

اگر تم ہمارے متعلق جاننا چاہتے ہو تو جان لو کہ ہم ظالموں کی پرواہ نہیں کرتے

نحن جند الله دوما دربنا درب الأباة

ہم اللہ کے مستقل سپاہی ہیں اور ہمارا راستہ فخر کا راستہ ہے

ان تسأل عنّا ف تّا لا نبال بالطغاة

اگر تم ہمارے متعلق جاننا چاہتے ہو تو جان لو کہ ہم ظالموں کی پرواہ نہیں کرتے

نحن جند الله دوما دربنا درب الأباة

ہم اللہ کے مستقل سپاہی ہیں اور ہمارا راستہ فخر کا راستہ ہے

لن نبال للقیود بل سنمضی للخلود

ہمیں زنجیروں کی کوئی پرواہ نہیں بلکہ ہم ہمیشہ کے لئے کوشش جاری رکھیں گے

لن نبال للقیود بل سنمضی للخلود

ہمیں زنجیروں کی کوئی پرواہ نہیں بلکہ ہم ہمیشہ کے لئے کوشش جاری رکھیں گے

فلنجاهد ونتاضل ونقاتل من جديد

تو چلو پھر نئے سرے سے جہاد کریں اور لڑیں اور قتال کریں

غرباءُ... ھکذا الأحرار فی دنیا العبید

'اجنبی'... غلاموں کی دنیا میں آزاد لوگ اسی طرح (اجنبی) ہوتے ہیں

فلنجاهد ونتاضل ونقاتل من جديد

تو چلو پھر نئے سرے سے جہاد کریں اور لڑیں اور قتال کریں

غرباءُ... ھکذا الاحرار فی دنیا العبید

'اجنبی'... غلاموں کی دنیا میں آزاد لوگ اسی طرح (اجنبی) ہوتے ہیں

کم تذاکرنا زمانا نحن یوم کنّا سعداءُ

کتنی ہی مرتبہ ہم نے وہ وقت یاد کیا جب ہم شادماں ہوا کرتے تھے

بکتاب اللہ نتلوہ صباحا و مساءا

کتاب اللہ (سے کہ اس) کی صبح و شام تلاوت کیا کرتے تھے

کم تذاکرنا زمانا نحن یوم کنّا سعداءُ

کتنی ہی مرتبہ ہم نے وہ وقت یاد کیا جب ہم شادماں ہوا کرتے تھے

بکتاب الله تتلوه صباحا و مسائ ا

کتاب اللہ (سے کہ اس) کی صبح و شام تلاوت کیا کرتے تھے

غرباء ولغیر الله لا نحنی الجباة

اجنبی ہیں اور اللہ کے سوا کسی کے سامنے اپنی پیشانی نہیں جھکاتے

غرباء وا رتضیناها شعارا للحیاة

اجنبی ہیں اور اسی (اجنبیت) کو زندگی کا شعار بنا کر اس پر راضی ہیں

غرباء ولغیر الله لا نحنی الجباة

اجنبی ہیں اور اللہ کے سوا کسی کے سامنے اپنی پیشانی نہیں جھکاتے

غرباء وا رتضیناها شعارا للحیاة

اجنبی ہیں اور اسی (اجنبیت) کو زندگی کا شعار بنا کر اس پر راضی ہیں

ان تسأل عنّا فنّا لا نبال بالطغاة

اگر تم ہمارے متعلق جاننا چاہتے ہو تو جان لو کہ ہم ظالموں کی پرواہ نہیں کرتے

نحن جند الله دوما دربنا درب الأباة

ہم اللہ کے مستقل سپاہی ہیں اور ہمارا راستہ فخر کا راستہ ہے

غرباء غرباء غرباء غرباء

اجنبی اجنبی اجنبی اجنبی

غرباء غرباء غرباء غرباء

اجنبی اجنبی اجنبی اجنبی

اخوانکم فی الاسلام:

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

Website : http://www.muwahhideen.tk

Email: info@muwahhideen.tk

